OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

قرآن کریم میں دوزخ کا تصور: مترادفات، مدلولات اور دینی مباحث کا تجزیاتی مطالعہ

The Concept of Hell in the Holy Quran: An Analytical Study of Synonyms, Connotations, and Religious Discourses

Dr. Muhammad Muawiya
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan
Husnain Muawiya
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan
Syed Iftikhar Ali Gilani
Doctoral Candidate, International Institute of Islamic Thought and Civilization, International Islamic University, Malaysia/ Lecturer, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan

Abstract

In the Holy Qur'an, the basic approach adopted by Allah for warning and is that of Hell and punishment. When Allah Ta'ala described the details of the Hereafter and the punishments, then it is clear that the punishment will also be given in the Hellfire. You will live forever in it and their deeds will be punished for what they will live in the world. By looking at this issue, it is further known that hell has many names and many levels and where it is located and the nature of punishment in it is also different. This article is being presented to discuss all these discussions.That is, what are the names of Hell in the Holy Qur'an, how many are its levels and what are the purposes of Allah with the Concept of Hell. In Urdu, the composite

CC BY

word "Hell" is used for this meaning, so this word is being discussed as a basis.

Key words: Holy Qur'an, Hell, Punishment, Hell s names, Hereafter, Hellfire

تمہید

قرآن کریم میں اللہ تعالی نے ترہیب و انذار کے لیے جو بنیادی انداز اختیار کیا ہے وہ جہنم اور جزاء و سزا کو لے کر اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالی نے حیاتِ اخروی کی تفصیلات میں جہنم اور جزاء و سزا کو جس انداز سے بیان کیا ہے اس پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سزا کے طور انسانوں کو جہنم میں بھیجا جائے گا، وہ اس میں مختلف طرح کے عذاب کو بھگتیں گے، ہمیشہ اس میں رہیں گے اور یہ ان کے ان اعمال کی سزا ہوگی جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔ اس قضیہ پر نظر ڈالنے سے مزید یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہنم کے بہت سے اسماء ہیں، بہت سے درجات ہیں، وہ کہاں واقع ہے اور اس میں عذاب کی نوعیت بھی مختلف ہے۔ ان تمام مباحث پر گفتگو کرنے کے لیے یہ تحریر پیش کی جارہی ہے۔ اردو میں اس معنی و مفہوم کے لیے جامع لفظ "دوزخ" استعمال کیا جاتا ہے، چنانچہ اسی لفظ کو بنیاد بنا کر بحث کی جارہی ہے۔

دوزخ کا لغوی و اصطلاحی معنٰی، تعارف اور تصور

دوزخ کا تعارف

قرآن پاک میں دوزخ اور اس کے مختلف طبقات کو مد نظر رکھتے ہوئے جہنم کے علاوہ دیگر متعدد اسماء جیسے جحیم، سقر اور سعیر کا استعمال ہوا ہے۔ اور اکثر مقامات پر دوزخ کو "النار" سے تعبیر کیا گیا ہے، قرآن و حدیث میں دوزخ کی زیادہ تر تعبیر "النار" اور "جہنم" سے کی گئی ہے، لہٰذا ان الفاظ کے کثرت وقوع کی وجہ سے ان کے لغوی اور اصطلاحی معنی سے بحث کی جارہی ہے۔

"النار" کی لغوی تحقیق

"النار" (مادہ: ن۔ و۔ ر) بمعنی آگ مؤنث کلمہ ہے اور کبھی مذکر کلمہ استعمال کیا جاتا ہے۔ نار کی تصغیر "نُوَیرَۃٌ" اور جمع "أَنْوُرٌ" اور "نِیرَانٌ" اور "نِیرَۃٌ" آتی ہے۔ یہ نار، یَنُوْرُ، نَوْراً وَنِیاراً باب نصر ینصر سے ہے اور نار سے جہنم کا کنایہ کیا جاتا ہے۔[1]

اصمعی کے نزدیک

(کل رسم بمکویً فھو نَارٌ وما کان بغیر مِکْویً فھو حرق)[2] ہر وہ نشان جو کسی داغنے والے آلے کے ذریعے ہو وہ نار ہے اور جو نشان کسی داغنے والے آلے کے بغیر ہو وہ جلنا ہے۔

ابن الاعرابی کے نزدیک (النار: اَلسِّمَۃُ)

ہر نشان نار کہلاتا ہے۔ (چاہے وہ داغنے والے آلہ کے ذریعے ہو یا اس کے بغیر)۔ (وجمعھا نِیَارٌ وجمع النار المُحْرِقۃ نیران)[3] مکوی والی نار کی جمع نِیَارٌ اور محرقہ نار کی جمع نِیرانٌ ہے۔

راغب اصفہانی کے نزدیک

"النار" اس شعلہ کو کہتے ہیں جو آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوتا ہے۔[4] چنانچہ قرآن کریم میں ہے: (اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ)[5] بھلا دیکھو کہ جو آگ تم درخت سے نکالتے ہو۔ نار کا اطلاق صرف حرارت اور نار جہنم پر بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: (اَلنَّارُ ۭ وَعَدَہَا اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا)[6] وہ دوزخ کی آگ جس کا اللہ تعالی نے کافروں سے وعدہ کیا ہے۔ (نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ)[7] وہ اللہ تعالی کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ الغرض اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جن میں نار کا لفظ جہنم پر

بولا گیا ہے اور نار بمعنی نارِ حرب بھی آتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: (كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ)[8] یہ جب لڑائی کی آگ جلاتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف

النار کا لغت کے اعتبار سے معنی مفہوم بیان کیا جا چکا اب النار کا اصلاحی معنی و مفہوم بیان کیا جا رہا ہے۔ اصطلاح میں النار سے وہ حالت یا وہ مقام مراد ہے جو اللہ نے کفار کو سزا دینے کے لیے تیار کر رکھی ہے جیسا کہ ذیل کی عبارت سے معلوم ہو رہا ہے۔(دار العقاب التی اعدها الله تعالیٰ للکفار، لاینقطع عذابهم فیها، ولمن حکم علیه من العصاة من اهل القبلة، ثم یَئُول امرهم الی الجنة)[9] سزا اور سرزنش کی وہ جگہ جو اللہ تعالیٰ نے کفار کے لئے تیار کی ہے۔ اس میں کافروں کے لئے عذاب (کبھی) ختم نہ ہوگا اور اہل قبلہ (مسلمانوں) میں سے ان نافرمانوں کے لئے جن کے خلاف فیصلہ (جہنم کا) ہو چکا ہوگا۔ پھر انجام کاران کا معاملہ (ٹھکانہ) جنت ہوگا۔(مکان العذاب الخالد الذی اعده الله تعالیٰ للعباد العاصین والخارجین عن النهج القویم جزاء کفرهم وتکبرهم و عصیانهم)[10] ہمیشہ ہمیش کے عذاب کا وہ مقام جس کو اللہ عزوجل نے نافرمان اور مضبوط (سیدھے) راستے سے نکلنے والے بندوں کے لئے تیار کیا ہے۔(یہ) ان کے کفر، تکبر اور نافرمانی کی سزا ہے۔

جہنم کی لغوی تحقیق

(جہنم، دوزخ کا نام ہے) جہنم کے معنی بہت زیادہ عمیق اور گہرے کنویں کے ہیں۔

وجہ تسمیہ

جہنم کو اس کے عمیق اور گہرے ہونے کی وجہ سے جہنم کہا جاتا ہے اور آخرت کی آگ کو بھی جہنم، اس کی بہت زیادہ گہرائی کی وجہ سے کہتے ہیں۔

اصطلاحی معنی

(جهنم اسم للنار التی یعذب الله بها فی الاخرة)[11] جہنم اس آگ کا نام ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ آخرت میں (کافروں اور نافرمان مؤمنین کو) عذاب دے گا۔

لفظ جہنم عربی ہے یا غیر عربی

یہ عجمی لفظ ہے جو عجمہ اور تعریف کی وجہ سے غیر منصرف ہے بعض اہل لغت کے نزدیک یہ عربی کا لفظ ہے۔[12] راغب اصفہانی نے اسے فارسی کا لفظ کہا ہے۔ راغب کے نزدیک اس کلمہ کی اصل جھنام ہے۔[13] علامہ سیوطی لکھتے ہیں: "چند لوگوں کے نزدیک یہ عبرانی ہے۔ اور اس کی اصل کھنام ہے۔"[14]

نار اور جہنم کے مابین مناسبت

نار اور جہنم میں سے ہر ایک لفظ کا اطلاق دوسرے پر ہوتا ہے اور ہر ایک دوسرے کے محل میں مستعمل ہے۔ یہ اطلاق اور استعمال ان کی باہمی مناسبت کی وجہ سے ہے کہ نار سے مراد آگ اور مختلف اقسام کے عذاب ہیں جو دوزخ کے مختلف طبقات میں ہوں گے اور ان طبقات میں سے ایک جہنم ہے اور جہنم سے مراد وہ طبقہ اور جگہ ہے جہاں پر آگ اور مختلف قسم کے عذاب ہونگے۔ گویا کہ جہنم آگ کا نام ہے اور وہ آگ جہنم میں ہوگی اور نار سے جہنم کا کنایہ کیا جاتا ہے یعنی نار بول کر مراد جہنم ہوتی ہے۔

دوزخ کا تعارف

دوزخ کا تعارف دو اعتبار سے ہے۔ ایک یہ کہ دوزخ کیا ہے۔ اس کی کیفیت کیا ہے۔ اس کے طبقات و درجات کتنے ہیں۔ کون سا طبقہ کن لوگوں کے لئے ہے اس کا رنگ کیسا ہے۔ دوزخ کا محل وقوع کیا ہے۔ دوسرا اس اعتبار سے ہے کہ دوزخ کا مجموعی تعارف کیا ہے۔ اس کے مختلف انواع کے عذاب کس کس طرح کے ہیں یہاں پہلے اعتبار سے دوزخ کا تعارف کیا جارہا ہے۔

دوزخ کے طبقات (درجات)

دوزخ کے مختلف حصوں کے لئے درکات کا لفظ خاص ہے۔ جب کہ جنت کے مختلف حصوں کے لئے درجات کا لفظ خاص ہے۔ کیونکہ درک پستی کی صورت میں بولا جاتا ہے۔ اور دوزخ کے حصے اوپر سے نیچے کی طرف آتے ہیں اور درج ترقی کے موقع پر بولتے ہیں اور جنت کے حصے نیچے سے اوپر کی طرف جاتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔(اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا)[15] بلاشبہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں جائیں گے۔ اس آیت مبارکہ میں جو "درک" کا لفظ آیا ہے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ پستی کی صورت میں درک "بولتے ہیں اور ترقی کے موقع پر"، "درج" بولتے ہیں۔ اس لیے علماء فرماتے ہیں جنت کے درجات ہیں اور جہنم کے درکات ہیں لیکن جہنم کے درکات پر درجات کا اطلاق بھی ہوتا ہے جیسا کہ اہل جنت اور اہل جہنم کے بارہ میں قرآن کریم میں ہے۔(وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ)[16] ہر ایک کے لیے (جن وانس میں سے) درجے ہیں۔ ان کے اعمال کے سبب۔(اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ)[17] سو ایسا شخص جو رضائے حق کا تابع ہو (جیسے نبی) کیا وہ اس شخص کے مثل ہو جائے گا جو غصب الٰہی کا مستحق ہو اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو اور وہ جانے کی بری جگہ ہے یہ مذکورین درجات میں مختلف ہوں گے۔

دوزخ کے طبقات کی تعداد

قرآن وحدیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ کے مختلف طبقات ہیں۔ صحابہ کرام اور مفسرین نے ان طبقات کو قرآنی آیات کی تفسیر میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:(لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۚ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ)[18] جہنم کے سات دروازے (طبقات) ہیں۔ ہر دروازے کے لئے ان (کفار و منافقین وغیرہ) میں سے جماعتیں تقسیم کر دی گئی ہیں۔

> "لھا سبعۃ ابواب" کی تفسیر میں حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ "لها سبعة اطباق" یعنی جہنم کے سات طبقات ہیں۔"[19] "لکل باب منھم جزء مقسوم" کے متعلق حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ "هی والله منازل باعمالھم"[20] بخدا! یہ اعمال کے مطابق دوزخیوں کی منازل ہیں۔

دوزخ کے طبقات کے نام

جس طرح قرآن وحدیث میں دوزخ کے طبقات کا تذکرہ ہے۔ اس طرح حدیث مبارکہ میں قرآنی آیات کی تفسیر کے تحت دوزخ کے طبقات کے اسماء بھی ذکر کیے گئے ہیں اگرچہ دوزخ کے اسماء میں صحابہ کرام کا اتفاق ہے۔ لیکن طبقات کے نام رکھنے کی ترتیب میں مختلف اقوال ہیں۔ (لھا سبعۃ ابواب) کی تفسیر میں حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں:(اولها جهنم ثم لظى ثم الحطمه ثم السعير ثم سقر ثم الجحيم ثم الهاوية وفيها ابو جهل)[21] پہلا طبقہ جہنم، دوسرا لظی، تیسرا حطمہ، چوتھا سعیر پانچواں سقر چھٹا جحیم، ساتواں ہاویہ ہے اور ابو جہل اسی میں ہے۔ ابن عباس کے نزدیک دوزخ کے طبقات کی ترتیب یوں ہے۔(انها جهنم و السعير ولظى والحطمة و سقر و الجحيم والهاوية و هى اسفلها)[22] پہلا طبقہ جہنم پھر سعیر پھر لظی پھر حطمۃ پھر سقر پھر جحیم پھر ھاویہ اور یہ سب سے نچلا درجہ ہے۔

دوزخ کے طبقات کے نام بالترتیب یہ ہیں

1۔ جہنم

جہنم مؤنث کلمہ ہے اس کے معنی بہت زیادہ عمیق اور گہرے کنویں کے ہیں۔ دراصل جہنم دوزخ کا نام ہے۔[23] اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: (اِنَّ جَہَنَّمَ کَانَتْ مِرْصَادًا۔لِّلطَّاغِیْنَ مَاٰبًا)[24] یقیناً جانو جہنم گھات میں ہے۔وہ سرکشوں کاٹھکانہ ہے۔

2۔ لظی

"لظی" آگ کے ایسے شعلہ کو کہا جاتا ہے جس میں دھوئیں کی آمیزش نہ ہو۔[25] چنانچہ قرآن کریم میں ہے: (کَلَّا ۔ اِنَّہَا لَظٰی۔نَزَّاعَۃً لِّلشَّوٰی)[26] ہرگز نہیں وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے جو کھال اتار لے گی۔ ہر اس شخص کو پکارے گی جو اللہ کی توحید سے پیچھے ہٹا رہا اور حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے منہ موڑے رکھا۔

3۔ حطمہ

"حطمہ" توڑ پھوڑ دینے والی آگ کو کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **(کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ)**[27] ہرگز نہیں! وہ ضرور توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینکا جائے گا۔

4۔ سعیر

"سعیر" بھڑکتی ہوئی آگ کو کہا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ)[28] ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ بھڑکتی ہوئی آگ میں ہوگا۔

5۔ سقر

"سقر" کے معنی جھلسا اور پگھلا دینے والی آگ کے ہیں۔ اسے سقر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ آگ ہڈیوں کے اوپر سے گوشت کو ادھیڑ دے گی اور جھلسا دے گی۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:(وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا سَقَرُ۔لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ)[29]
آپ کو کیا معلوم کہ سقر کیا ہے نہ وہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔

6۔ جحیم

"الجحمہ" بمعنی آگ بھڑکنے کی شدت اسی سے الجحیم ہے، جس کے معنی دہکتی ہوئی آگ کے ہیں۔ اسے جحیم کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بڑے بڑے انگاروں والی ہوگی۔[30] چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:(وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی)[31] دیکھنے والے کے لئے جہنم ظاہر کر دی جائے گی۔

7۔ ھاویہ

"ھاویہ" انتہائی گرم اور دہکتی ہوئی آگ کو کہا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ

ھاویہ جہنم کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس کو ھاویہ کہا جاتا ہے۔(لانه یهوی فیها مع بعد قعرها)[32] کیونکہ وہ اس میں گرتا جائے گا جبکہ اس میں بہت زیادہ گہرائی ہے۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: (لانه یهوی فیها علی ام راسه)[33] کیونکہ وہ اس میں سر کے بل گرے گا۔

طبقات کے مابین معنوی مناسبت

کبھی کبھار معنوی مناسبت سے ان تمام طبقات و درجات میں سے ہر ایک کا اطلاق باقی تمام طبقات پر بھی ہوتا ہے۔

1. جہنم: آگ کے طبقات میں سے ہر ایک طبقہ "جہنم" بھی ہے۔ یہ اس اعتبار سے ہے کہ آگ لوگوں کے چہروں کو پہنچے گی حتیٰ کہ وہ اپنے چہروں کے ساتھ آگ سے بچاؤ کریں گے۔
2. **لظی: ہر طبقہ "لظی" بھی** ہے یہ اس اعتبار سے کہ ہر حصہ کی آگ کھال اتارے گی اور گوشت کو کھینچ لے گی۔ فرمان الٰہی ہے: (كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ)[34] جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی تو ہم ان کے علاوہ اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں۔
3. حطمہ: ہر طبقہ "حطمہ" بھی ہے اس اعتبار سے کہ وہ ہڈیوں کو توڑ پھوڑ دے گا اور انہیں چورا چورا کر دے گا۔
4. سعیر: ہر طبقہ "سعیر" بھی ہے۔ اس اعتبار سے کہ ہر طبقے کی آگ بھڑکتی ہوئی ہوگی اور عذاب روز بروز بڑھتا ہی رہے گا۔
5. سقر: ہر طبقہ "سقر" بھی ہے۔ اس اعتبار سے کہ وہ ہڈیوں کے اوپر سے گوشت کو ادھیڑ دے گا اور جھلسا دے گا۔
6. جحیم: ہر طبقہ "جحیم" بھی ہے اس اعتبار سے کہ اس کے انگارے بڑے بڑے ہوں گے۔
7. ھاویہ: ہر طبقہ "ھاویہ" بھی ہے۔ اس اعتبار سے کہ جو بھی اس میں ہوگا وہ چہرے کے بل گرے گا اور اپنی پیشانی کے بل بلند مقام سے زیریں مقام کی طرف الٹا پلٹتا آئے گا۔

دوزخ کا کون سا طبقہ کس کے لئے

دوزخ کے طبقات کا مختلف ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ ہر طبقہ مخصوص قسم کے مجرمین کے لئے ہوگا۔ احادیث مبارکہ میں وضاحت کے ساتھ بتلایا گیا کہ کون سا درجہ کن لوگوں کے لئے ہے۔ چنانچہ حضرت ضحاک فرماتے ہیں۔(للنار سبعة ابواب وهی سبعة ادراک بعضها علی بعض ، فاعلاها فيه اہل التوحيد يعذبون علی قدر اعمالهم واعمارهم فی الدنيا ثم يخرجون منها، وفی الثانی اليهود و فی الثالث النصاری ، وفی الرابع الصائبون۔ و فی الخامس المجوس، والسادس فيه مشركوا العرب و فی السابع المنافقون)[35] حضرت ضحاک فرماتے ہیں جہنم کے سات دروازے ہیں وہی اس کی سات منازل و طبقے ہیں، سب سے اوپر والی منزل میں اہل توحید کو ان کو (برے) اعمال اور دنیا میں ان کی عمروں کے بقدر عذاب دیا جائے گا پھر ان کو وہاں سے نکال لیا جائے گا دوسرے طبقے میں یہودی تیسرے میں عیسائی، چوتھے میں صابی، پانچویں میں مجوسی، چھٹے میں مشرکین عرب اور ساتویں میں منافقین ہوں گے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:(ان جهنم لمن ادعى الربوبية ولظى لعبدة النار و الحطمة لعبدة الاصنام وسقر لليهود والسعير للنصارى والجحيم للصائبين والهاوية للموحدين العاصين)[36] جہنم خدائی کا دعویٰ کرنے والے کے لئے اور لظی آگ کو پوجنے والوں کے لئے اور حطمہ بتوں کو پوجنے والوں کے لئے اور سقر یہودیوں کے لئے اور سعیر نصاریٰ کے لئے اور جحیم صائبین کے لئے اور ھاویہ نافرمان مسلمانوں کے لئے۔

دوزخ کے دروازے

دوزخ کے طبقات ہی دوزخ کے دروازے ہیں کیونکہ سات طبقات میں داخل ہونے کے لئے سات دروازے ہوں گے تو گویا طبقات ہی دروازے ہیں یا دروازے ہی طبقات ہیں۔

سات دروازوں کی تخصیص کی حکمت

دوزخ کے دروازوں کی تعداد سات ہے تو آخر سات دروازے ہی کیوں؟ کم یا زیادہ بھی ہو سکتے تھے۔ اس کے متعلق علامہ آلوسی فرماتے ہیں:(لعل حكمة تخصيص هذا العدد انحصار مجامع المهلكات فی المحسوسات بالحواس

الخمس و مقتضيات القوة الشهوانية الغضبيّة او ان اصول الفرق الداخلين فيها سبعة)[37]اس تخصیص کی دو حکمتیں ہیں۔

1. اسباب مہلکات یعنی انسان کو ہلاکت میں ڈالنے والے اسباب سات ہیں۔ پانچ حواس خمسہ، قوت شھوانیہ اور قوت غضبیہ۔
2. جتنے بھی گروہ اور فرقے ہوں گے وہ سات گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے اور جہنم میں داخل ہوں گے۔

دوزخ کے مختلف رنگ

احادیث مبارکہ میں دوزخ کے مختلف رنگوں کا ذکر آیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:(اوقد على النار الف سنة حتىٰ ابيضت ثم اوقد عليها الف سنة حتىٰ احمرت ثم اوقد عليها الف سنه حتىٰ اسودت فهى سوداء كالليل المظلم)[38] جہنم کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا تو وہ سفید ہو گئی پھر ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ سرخ ہو گئی پھر ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ سیاہ ہو گئی پس یہ کالی رات کی طرح سیاہ ہے۔

دوزخ کا کوئی انگارہ روشنی پیدا نہیں کرتا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے آگ کا تین ہزار سال جلنے کا ذکر کر کے فرمایا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اب یہ اتنی زیادہ کالی ہے کہ اس کا کوئی انگارہ اور شعلہ بھی روشنی پیدا نہیں کر سکتا (یعنی اگر اس سے دوسری آگ جلائی جائے تو وہ بھی سیاہ آگ پیدا کرے گی)۔[39]

دوزخ کا پانی، درخت اور عملہ سب کالے ہیں

حضرت ضحاک فرماتے ہیں:(جہنم سوداء و ماؤها اسود و شجرها اسود و اهلها اسود)[40] جہنم خود بھی کالی ہے، اس کا پانی درخت اور اس کا تمام عملہ کالا ہے۔ **اہل دوزخ خود بھی کالے ہوں گے،** اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:(كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًااُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ)[41] گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے لپیٹ دیے جائیں گے یہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ)[42] اس (قیامت کے) دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے، جن کے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا پس اپنے کفر کے بسبب عذاب چکھو۔ ان روایات اور آیات سے معلوم ہوا دوزخ خود بھی سیاہ ہے اور اس کی آگ بھی سیاہ ہے اور اس کا سارا کا سارا عملہ سیاہ ہے حتیٰ کہ اہل دوزخ بھی سیاہ ہوں گے۔

دوزخ کا محل وقوع

قرآن کریم میں کہیں جہنم کے محل وقوع کے بارے میں کوئی آیت واضح نہیں ہے۔ جنت کے محل وقوع پر آیات اور روایات سے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔ البتہ قرآن کریم کی بعض آیات سے مفسرین نے محل وقوع کو متعین کرنے کی کوشش کی ہے اور حدیث کی بعض روایات بھی اس کی تائید میں نقل فرمائی ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں:(الجنة فى السماء السابعه العلياء والنار فى الارض السابعة السفلى ')[43] جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور جہنم نچلی ساتویں زمین پر ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:(الجنة فى السماء السابعة ويجعلها الله حيث يشاء يوم القيامة و جهنم فى الارض السابعة)[44] جنت ساتویں آسمان پر ہے اللہ عزوجل روز قیامت

جہاں چاہیں گے سامنے لائیں گے اور جہنم ساتویں زمین میں ہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا :(این الجنة؟ قال فوق سبع سمٰوات، قلت فاین النار؟ قال تحت سبع البحر مطبقة)[45]
جنت کہاں ہے؟ فرمایا سات آسمانوں کے اوپر میں نے عرض کیا اور جہنم کہاں ہے تو فرمایا سات تہہ بہ تہہ سمندروں کے نیچے۔ پھر انہوں نے یہ آیات پڑھیں:(كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ۔ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ)[46] بلاشبہ نیک لوگوں کا نامہ اعمال علیین میں رہے گا۔ بدکار لوگوں کا اعمال نامہ سجین میں رہے گا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں:(کانوا یقولون ان الجنة فی السموات وان جہنم لفی الارضین السبع)[47] صحابہ فرمایا کرتے تھے کہ جنت ساتوں آسمانوں میں ہے اور جہنم ساتوں زمینوں میں ہے۔ یعنی جب حساب کتاب ہو جائے گا اور لوگ جنت و دوزخ میں چلے جائیں تو ان ساتوں زمینوں کی جگہ دوزخ ہو گی اور ساتوں آسمانوں کی جگہ جنت ہو گی۔ واللہ اعلم اس بات سے بھی استدلال کیا جا سکتا ہے کہ کفار کو جو صبح و شام عالم برزخ میں عذاب پیش کیا جاتا ہے وہ زمین میں کیا جاتا ہے کیونکہ آسمان کے دروازے ان کے لئے نہیں کھولے جاتے۔ پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ جہنم زمین پر ہے۔ براء بن عازب فرماتے ہیں آپ علیہ السلام نے کافر کی روح کے متعلق فرمایا:(حتی ینتھوا بھا الی السماء الدنیا فیستحقون فلا یفتح له ثم قرا رسول الله)(لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ)[48](قال يقول الله تعالىٰ : اكتبوا كتابه في سجين في الارض السفلى قال فطرح روحه طرحا)[49]
کافر کی روح نکالنے کے بعد اسے فرشتے پہلے آسمان کے پاس لے جاتے ہیں اور دروازے کھولنے کو کہتے ہیں تو اس کے لئے دروازہ نہیں کھولا جاتا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے پھر حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کافر کو نچلی زمین میں سجین میں اس کی سزا لکھ دو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں تو اس کی روح کو وہیں سے (سجین کی طرف) پھینک دیا جاتا ہے۔

سمندر دوزخ بن جائیں گے

بعض روایات ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام سمندروں کو بھڑکا کر جہنم میں شامل کر دیا جائے گا جیسا کہ ابن عباسؓ سے (وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ)[50] کی یہ تفسیر منقول ہے۔(تکور الشمس والقمر والنجوم فی البحر فیبعث الله علیها ریحاً دبوراً فتنفخه حتیٰ یرجع نارا)[51] سورج، چاند اور ستاروں کو سمندر میں ڈال کر بے نور کر دیا جائے گا پھر اس پر اللہ عزوجل پچھوائی ہوا بھیجیں گے جو اس کو بھڑکا لائے گی یہاں تک کہ وہ آگ بن جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے :(وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ)[52] کی یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ:(هو هذا البحر تنتثر الكواكب فيه وتكور الشمس والقمر فيكون هو جهنم)[53] جہنم یہی سمندر ہے ستارے اس میں بکھیرے جائیں گے چاند، سورج اسی میں بے نور کر دیئے جائیں گے پس یہی جہنم بن جائے گی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے: (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ)[54] کی تفسیر میں یہ فرمایا ہے:(تبدل السموات فتصیر جنانا و تبدل الارض فتصیر مکان البحر النار)[55] آسمانوں کو تبدیل کیا جائے گا تو وہ جنتیں بن جائیں گی اور زمین سمندر کی جگہ تبدیل کی جائے گی تو وہ جہنم بن جائے گی۔ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:(لَا يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجٌّ أَوْ مُعْتَمِرٌ أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا)[56] حاجی یا عمرہ کرنے والا یا مجاہد فی سبیل اللہ کے علاوہ سمندر میں کوئی سفر نہ کرے کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

کیا جہنم آسمان پر ہے؟

بعض روایات ایسی بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم بھی آسمان پر ہے مثلاً مشہور مفسر حضرت مجاہد نے:(وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ)[57] کی تفسیر میں فرمایا:(الجنۃ والنار)[58] کہ مراد اس سے جنت و جہنم ہیں (یعنی یہ دونوں آسمان پر ہیں)۔ مشہور مفسر حضرت ضحاک سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(اوتیت بالبراق فلم نزایل طرفه انا وجبریل حتیٰ اتینابیت المقدس و فتحت لنا ابواب السماء ورآیت الجنه والنار)[59] میرے پاس براق لائی گئی میں اور جبرائیل اس کے ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ بیت المقدس جا پہنچے اور ہمارے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور میں نے جنت و جہنم کو دیکھا۔ مروزی نے جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اس میں ہے:(رأیت لیلة اسری بی الجنه والنار فی السماء فقرات هذه الایة و فی السماء رزقکم وماتوعدون فکانی لم اقرأها)[60] جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے آسمان میں جنت اور جہنم دیکھی پھر میں نے یہ آیت پڑھی: تمہارا رزق اور جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا آسمان میں ہے گویا کہ میں نے اس سے قبل اسے کبھی نہیں پڑھا تھا۔"

مذکورہ بالا روایات کا جواب اور صحیح مفہوم

مذکورہ بالا روایات اپنے مدلول پر صریح نہیں ہیں کہ آپ ﷺ نے جہنم کو آسمان میں دیکھا۔ اگر بالفرض یہ لفظ صحیح بھی ہوں تو جہنم کے آسمانوں پر ہونے پر دلالت نہیں کرتے کیونکہ یہ اس بات پر تو دلالت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے دیکھا ہے جبکہ آپ ﷺ آسمانوں میں موجود تھے جیسا کہ میت اپنی قبر میں جنت اور جہنم کو دیکھتی ہے حالانکہ جنت زمین پر نہیں ہے اور اسی طرح آپ ﷺ نے نماز کسوف میں جنت اور جہنم کو دیکھا جب کہ آپ ﷺ زمین پر تھے۔ اسی طرح واقعہ معراج کی احادیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ بیت المقدس کی طرف جاتے ہوئے جنت اور جہنم کی زمین سے گزرے حالانکہ یہ بھی اس پر دلالت نہیں کرتی کہ جنت زمین پر ہے۔ پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اگر ثابت ہو کہ آپ ﷺ نے آسمان میں جنت اور جہنم کو دیکھا ہے تو مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے آسمان پر سے جہنم کو دیکھا ہے نہ کہ آسمان میں جہنم کو موجود دیکھا ہے۔ اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج میں حضور ﷺ کا جنت اور جہنم کو آسمانوں سے بھی اوپر دیکھنا مروی ہے تو اگر روایت صحیح ہو تو اس کا بھی وہی معنی ہے جو سابق میں بیان ہو چکا ہے۔ حضرت مجاہد کی جو تفسیر گزری ہے اس کی بعض علماء نے یہ تاویل کی ہے کہ اس سے مراد جنت اور جہنم والے اعمال ہیں جو آسمان میں خیر و شر کی صورت میں مقدر ہیں ایک دوسری روایت میں خود حضرت مجاہد سے اس کی تصریح بھی موجود ہے۔" نیز بعض احادیث معراج میں یہ آیا ہے کہ آپ ﷺ نے جہنم کو بیت المقدس کے راستہ میں دیکھا ہے۔ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر کھڑے ہو کر رونے لگے اور فرمایا یہاں پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ آپ ﷺ نے جہنم کو دیکھا تھا۔"[61] خلاصہ بحث یہ ہے کہ مذکورہ تصریحات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جہنم ساتوں زمینوں کے نیچے واقع ہے اور سمندر خشک ہو کر تہہ بہ تہہ جہنم ظاہر ہو جائے گی اور جہنم کے آسمانوں پر ہونے کی بات درست نہیں ہے۔

جہنم کے تصور کی حکمت

شریعت اسلامیہ میں جہنم (جنت) کا تصور کیوں رکھا گیا ہے؟ اثبات جہنم (جنت) کے تصور و عقیدہ کی کیا حکمت ہے؟ شریعت اسلامیہ کا عطا کردہ یہ عقیدہ و تصور عبث نہیں بلکہ اس کے کئی ایک فوائد ہیں، جنہیں شریعت نے ملحوظ رکھا ہے، لیکن اس کا یہ

معنی بھی نہیں کہ شریعت نے یہ بس ترغیب و ترہیب کے لئے رکھی ہیں اور حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں، اگر کوئی اس قسم کی تعبیر کرتا ہے تو یہ ایک بہت بڑا افتراء اور شریعت اسلامیہ کی تنقیص ہے گویا کہ ان کے زعم باطل کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ دین محض جھوٹے وعدے اور تسلیاں دیتا ہے۔ لہذا اس قسم کے باطل افکار سے خود بچا کر سلف صالحین والے عقیدہ و تصور کو ہی اپنانا چاہیے کہ جنت و جہنم مخلوق ہیں اور پیدا ہو چکی ہیں اور ابھی موجود ہیں اور یہ کوئی تمثیلی چیزیں نہیں بلکہ یہ حقیقت ہیں جن پر کامل یقین کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے اور یہ صحیح ایمان ہی دنیا کی فراوانیوں سے دور کر کے حقیقی مقصد کی طرف توجہ بڑھاتا ہے اور عقیدہ و تصور بالآخرت کے مقاصد میں سے یہ بھی حکمت ہے کہ اللہ عزوجل نے جہنم (جنت) کو ترغیب و ترہیب کے لئے بنایا ہے۔

جہنم کی تخلیق کی حکمت

جس طرح جنت کی تخلیق عبث نہیں بلکہ جنت کی تخلیق میں کئی ایک حکمتیں اور مقاصد پوشیدہ ہیں، ایسے ہی اثبات جہنم اور تخلیق جہنم عبث نہیں۔ اس کی حکمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جہنم کافر اور گناہ گار لوگوں کے لئے عذاب کی جگہ بھی ہے اور اس پر کامل ایمان میں ایک اہم ترین حکمت جو پنہاں ہے وہ یہی ہے کہ اسکے ذریعے سے کافر اور گناہ گاروں کو ڈرایا گیا ہے تاکہ وہ اس کے عذاب اور گناہوں کے حوالے سے مذکورہ وعیدوں سے ڈر کر گناہوں کی دلدل سے باہر آئیں اور دنیا میں نیکیوں میں مشغول ہو کر اپنی اخروی زندگی کو بھی سنوار لیں۔ یہی وجہ ہے قرآن نے حکم دیا :(يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَہْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُہَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ)[62] اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

خلاصۂ بحث

اس طرح کی تمام نصوص اور اس مفہوم کی بے شمار آیات و احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کی عبودیت کے خلاف جانے والوں کے لیے اللہ تعالی نے سزا کا یہ تصور رکھا ہے اور یہ فرضی بات نہیں ہے بلکہ طے شدہ بات ہے۔ قرآن کریم میں دوزخ کے بارے میں یہ بیانات انذار کے لئے ہیں تاکہ انسان ان گناہوں اور معاصیات سے محفوظ رہے جو اسے دوزخ میں لے جانے کا سبب بنتے ہیں، قرآن کریم میں دوزخ کے متعدد اسماء بیان کیے گئے ہیں اور درجات کا ذکر بھی موجود ہے کہ مجرموں کے جرم کے تناظر میں مختلف درجات میں بھیجے جائیں گے۔

حوالاجات

[1] عبدالحفیظ بلیاوی، مولانا، ابوالفضل، مصباح اللغات (لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 1999ء) ص880

[2] الازہری، محمد بن احمد، ابو منصور (م:370ھ) تہذیب اللغۃ (بیروت، داراحیاء التراث العربی، 2001ء) ج15، ص167

[3] ۔ ایضاً

[4] ۔ راغب اصفہانی، (م:502ھ) مفردات القرآن، مترجم اردو محمد عبد فیروزپوری (لاہور: اسلامی کادمی) ج2، ص523

[5] ۔ القرآن، الواقعہ 71:56

[6] ۔ القرآن، الحج 72:22

[7] ۔ القرآن، الھمزہ 06:104

[8] ۔ القرآن، المائدہ 64:05

[9] ۔ ماتریدی، محمد بن محمد، ابو منصور (م:333ھ)، تفسیر الماتریدی (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، طبع 2005ء) ج1، ص62

[10] ۔ایضاً

[11] ۔الازہری، تہذیب اللغہ، ج6، ص273

[12] ۔ایضاً

[13] ۔راغب اصفہانی، (م:502ھ)، مفردات القرآن، مترجم اردو، محمد عبد فیروز پوری، ج1، ص224

[14] ۔سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمٰن (م:911ھ)، الاتقان فی علوم القرآن، مترجم اردو: خالد مقبول، لاہور: مکتبہ العلم، ج1، ص324

[15] ۔القرآن، النساء145:04

[16] ۔القرآن، الانعام132:06

[17] ۔القرآن، آل عمران163-162:03

[18] ۔القرآن، الحجر44:15

[19] ۔ابن ابی الدنیا، عبداللہ بن محمد، ابو بکر، (م:281ھ)، صفۃ النار، ابواب جہنم (بیروت: دارابن حزم، 1417ھ) حدیث10، ص20

[20] ۔ایضاً، حدیث11، ص21

[21] ۔ابن ابی الدنیا، صفۃ النار، حدیث08، ص19

[22] ۔ابن ابی الدنیا، صفۃ النار، حدیث08، ص19

[23] ۔راغب اصفہانی، مفردات القرآن، مترجم اردو: محمد عبد فیروز پوری، ج1، ص224

[24] ۔القرآن، النباء22-21:78

[25] ۔ابن ابی الدنیا، صفۃ النار، حدیث02، ص400

[26] ۔القرآن، المعارج16-15:70

[27] ۔القرآن، الھمزہ04:104

[28] ۔القرآن، الشوری07:42

[29] ۔القرآن، المدثر28-27:74

[30] ۔ابن ابی الدنیا، صفۃ النار، حدیث01، ص193

[31] ۔النازعات36:79

[32] ۔شوکانی، محمد بن علی (م:125ھ)، فتح القدیر (بیروت: دارابن کثیر، 1414ھ) ج5، ص595

[33] ۔ایضاً

[34] ۔القرآن، النساء56:04

[35] ۔قرطبی، محمد بن احمد، ابوعبداللہ (م:671ھ)، تفسیر القرطبی (قاہرہ: دارالکتب المصریہ) ج10، ص30

[36] ۔آلوسی، محمود بن عبداللہ، شہاب الدین (م:1270ھ) روح المعانی (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1415ھ) ج7، ص296

[37] ۔آلوسی، روح المعانی، ج7، ص296

[38] ۔ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ (م:279ھ) سنن الترمذی، ابواب صفۃ جہنم عن رسول اللہ، باب منہ (بیروت: دارالغرب الاسلامی، طبع 1996:) حدیث2591

[39] ۔ابن ابی الدنیا، صفۃ النار، الوان العذاب، حدیث:128، ص90

[40] ۔قرطبی، تفسیر قرطبی، ج10، ص394

[41] ۔القرآن، یونس27:10

[42] ۔القرآن، آل عمران106:03

[43] ۔ قرطبی، تفسیر قرطبی، ج3، ص360

[44] ۔ المناوی، محمد المدعو بعبد الرؤوف، زین الدین (م:1031ھ)، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (مصر: مکتبہ تجاریۃ الکبریٰ، 1356ھ) ج3، ص360

[45] ۔ ایضاً

[46] ۔ القرآن المطففین 83:7-8

[47] ۔ ابن ابی الدنیا، صفۃ النار، باب صفۃ جہنم وسعتھا، حدیث:15، ص24

[48] ۔ القرآن، الاعراف 40:07

[49] ۔ احمد بن حنبل، ابوعبداللہ (متوفی 241ھ)، مسند احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب، حدیث 7102، ج6، ص502

[50] ۔ القرآن، التکویر 06:81

[51] ۔ ابن ابی الدنیا، صفۃ النار، باب جبال النار واودیتھا، حدیث:31، ص36

[52] ۔ القرآن، التوبہ 49:09

[53] ۔ ابن ابی الدنیا، صفۃ النار، حدیث 32، ص38

[54] ۔ القران، ابراہیم 48:14

[55] ۔ ابن ابی الدنیا، صفۃ النار، حدیث 34، ص39

[56] ۔ سلیمان بن اشعث، ابوداؤد، (م:275ھ)، سنن ابی داؤد (بیروت: مکتبہ العصریہ) کتاب الجہاد، باب فی رکوب البحر فی الغزو، حدیث:2489

[57] ۔ القرآن، الذاریات 22:51

[58] ابن ابی الدنیا، صفۃ النار، ابواب جہنم، حدیث 15، ص24

[59] ترمذی، سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، عن رسول اللہ، باب سورۃ بنی اسرائیل، حدیث:3148

[60] مصدرِ سابق، حدیث:3146

[61] ابن رجب حنبلی، عبدالرحمٰن بغدادی (متوفی 795ھ) التخویف من النار والتعریف بحال دارالبوار، مترجم اردو: جہنم کے خوفناک مناظر، امداد اللہ انور (ملتان: دارالمعارف) ص144-145

[62] القرآن، التحریم 6:66